

جناب اظہر جاوید، لیکچرر شعبہ قانون
اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

رجم کی سزا اور حدود آرڈیننس 1979

اگست 1998 کے شمارہ میں حدود آرڈیننس کی چند بڑی خامیوں کی نشاندہی کی جا چکی ہے آج کی اس بحث میں ہم رجم کی سزا کے بارے میں شرعی نقطہ نظر اور حدود آرڈیننس کا تقابلی جائزہ پیش کریں گے۔

شریعت اسلامی میں زنا کے جرم کیلئے حد کی دو سزائیں ہیں ایک سزا سو کوڑے ہے جو غیر محصن زانی کیلئے ہے جبکہ دوسری سزا رجم ہے جو کہ محصن زانی کیلئے ہے۔ جہاں تک پہلی سزا کا تعلق ہے سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة“¹ ”بدکاری کرنے والی عورت اور مرد پس ماروان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے۔“ اور نبی کریمؐ کا فرمان ہے کہ البکر بالبکر جلد مائة و تغریب عام 2 ”غیر شادی شدہ مرد غیر شادی شدہ عورت کیساتھ (زنا کرنے تو انکی سزا) سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی ہے۔“

فقہاء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زنا کا جرم ثابت ہو جانے پر غیر محصن زانی اور زانیہ کی سزا سو کوڑے ہے لیکن اس بات پر اختلاف ہے کہ کیا تغریب کی سزا بھی حد میں شامل ہے کہ نہیں۔ فقہاء احناف کے نزدیک یہ سزا حد میں شامل نہیں ہے لیکن اگر حاکم مناسب سمجھے تو تعزیر کے طور پر یہ سزا دی جاسکتی ہے۔ 3 جبکہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ سزا بھی حد میں شامل ہے اور کہ غیر محصن زانی (غیر شادی شدہ) کو سو کوڑے مارنے کیساتھ ایک سال کیلئے جلا وطن بھی کیا جائے گا۔ 4۔ (عصر حاضر میں ہم اسے قید کی سزا کے طور پر لے سکتے ہیں۔) فقہاء مالکیہ کے نزدیک تغریب کی سزا آزاد مرد کے لئے مخصوص ہے جبکہ غلام اور عورت اس سزا سے مستثنیٰ ہیں 5۔ چونکہ تغریب کی سزا یہاں پر زیر بحث نہیں ہے اس لئے ہم اس اختلاف کی تفصیل اور تغریب کی ماہیت کو

یہاں ذکر نہیں کریں گے۔

دوسری حد محسن زانی کے لئے ہے جو کہ نبی کریم ﷺ کی سنت قولیہ اور فعلیہ سے ثابت ہے لیکن اس سے پہلے کہ اسکے ثبوت میں دلائل پیش کیے جائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہ جان لیا جائے کہ محسن سے کیا مراد ہے۔

احسان کی تعریف احسان عربی زبان کا لفظ ہے جس کا اصل 'حصن' ہے۔ عربی زبان میں اسکے معنی 'منع کرنا' اور 'قلعہ' کے بھی لیے جاتے ہیں 6۔ کسی شخص کیلئے محسن کا لفظ اس وقت استعمال کیا جائیگا جب اس میں زنا کے ارتکاب کے تمام مواقع موجود ہوں یعنی ایک طرح سے وہ ایک ایسے قلعہ کے اندر ہے جہاں پر اسے زنا جیسی برائی سے محفوظ رہنا چاہیے۔

قرآن پاک میں یہ لفظ مختلف معانی میں استعمال کیا گیا ہے مثلاً کہیں پر اس لفظ سے مراد اسلام اور آزادی لی گئی ہے جیسا کہ سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :- فاذا حسن فان اتین بفاحشة فعليهن نصف ما على المحصنات من العذاب 7 پس جب وہ (لوٹریاں) نکاح میں آجائیں (بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں) اور کریں بے حیائی کا کام تو ان پر آدھی سزا ہے آزاد عورتوں کی۔ دوسری جگہ پر احسان سے مراد شادی شدہ لیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والمحصنات من النساء 8 اور خاوند والی عورتیں۔ اسی طرح ایک اور مقام پر لفظ احسان کو عقیف اور پاکدامن کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ والذین یرمون المحصنات ثم لم یا تو اباریعة شهداء 9 جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ نہ لاسکیں۔ 'تھہاء نزدیک احسان سے مراد وہ صفات ہیں جو کسی شخص میں پائی جائیں تو اسے محسن کیا جائیگا۔ احناف کے نزدیک سات صفات ایسی ہیں جو کسی انسان کو محسن بناتی ہیں ان میں عقل، بلوغت، آزادی، اسلام، نکاح صحیح، نکاح صحیح میں جماع اور اس جماع کے وقت زوجین میں ان تمام صفات کا موجود ہونا شامل ہیں 10۔ بدائع الصنائع کی عبارت اس طرح ہے

” احسان الرجیم عبارة عن اجتماع الصفات اعتبرها الشرع لو جوب الرجم وهی سبعة العقل و البلوغ و الحرية و الاسلام و النکاح الصحیح و کون الزوجین

جميعاً على هذه الصفات و الدخول فى النكاح الصحيح“ (ترجمہ) ”احسان الرجم ان صفات کے مجموعہ سے عبارت ہے جن کا اعتبار شریعت نے رجم کے واجب ہونے کیلئے کیا ہے اور یہ سات ہیں عقل، بلوغت، آزادی، اسلام، نکاح صحیح، زوجین میں ان صفات کا پایا جانا اور نکاح صحیح میں جماع“ لیکن فقہاء احناف میں سے امام ابو یوسف اسلام کو احسان کیلئے شرط تسلیم نہیں کرتے یعنی زانی چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم اس میں اگر باقی شروط پائی جائیں تو اسے رجم کیا جائیگا۔

مالکیہ نے دس شروط کا ذکر کیا ہے کہتے ہیں شروط الاحسان عشرة اذا تخلف شرط منها لم يرجم 11 ”احسان کے لئے دس شرطیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ پائی جائے تو رجم نہیں ہوگا اور وہ دس شرطیں یہ ہیں:-

المكلف، الحر، المسلم، اذا عقد صحيحاً لازماً، وطى وطاء مباحاً، بانتشار من غير مناکرة فيه بين الزوجين 12 (ترجمہ) عاقل، بالغ، مسلمان، آزاد جب اس نے نکاح کیا ہو اور یہ نکاح صحیح اور لازم ہو اس نے جماع کیا ہو اور یہ جماع شہوت سے ہو اور دونوں میں سے کوئی بھی جماع کی وقوع پر زیر ہونے سے انکار نہ کرے۔

فقہاء شافعیہ، حنابلہ اور احناف میں سے امام ابو یوسف نے جن چھ شروط کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں۔ عقل، بلوغت، آزادی، نکاح صحیح، نکاح صحیح میں جماع اور زوجین میں ان تمام مشروط کا موجود ہونا۔ 13 ان شروط کے ساتھ ضمناً ایک اور شرط کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ زوجین کے مابین جماع مباح ہونا چاہیے یعنی ایسی حالت میں نہ ہو جسے شریعت نے حرام قرار دیا ہو۔ چنانچہ فقہاء لکھتے ہیں۔ لا يحصل الاحسان بالوطئى فى الحيض، والصوم والاعتكاف والاحرام ونحوه 14 ”ایسا جماع جو حیض، روزہ، اعتکاف یا احرام وغیرہ کی حالت میں کیا گیا ہو اس سے احسان حاصل نہیں ہوتا۔“

اب ہم اگر فقہاء کی بیان کردہ ان صفات کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ احناف سوائے امام ابو یوسف کے اور مالکیہ احسان کیلئے اسلام کو لازمی شرط قرار دیتے ہیں جبکہ شافعیہ حنابلہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک احسان کیلئے مسلمان ہونا لازم نہیں ہے۔

احناف اور مالکیہ اپنی رائے کے لئے استدلال جناب نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ سے کرتے ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا: **من اشرك بالله فليس بمحصن 15** ”جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ محسن نہیں ہے۔“

شافعیہ اور حنابلہ اپنی رائے کیلئے دلیل نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کرتے ہیں جس کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ یہودی جناب نبی کریمؐ کے پاس آئے اور عرض کی ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ نبی کریمؐ نے ان سے پوچھا کہ تم تورات میں زانی کے بارے میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو۔ تورات میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ تورات لیکر آئے اور اسے کھولا۔ ان میں سے ایک شخص نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس سے آگے پیچھے کی عبارت پڑھ دی۔ عبداللہ بن سلام نے اسے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے ہاتھ اٹھا دیا تو وہاں رجم کی آیت موجود تھی۔ یہودیوں نے کہا اے محمد ﷺ آپ سچ فرماتے ہیں تورات میں رجم کی آیت موجود ہے۔ پھر آپؐ نے ان دونوں کو رجم کا حکم دیا اور انکو رجم کر دیا گیا۔ 16

ان فقہاء کے نزدیک اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان ہونا احسان کے لئے شرط نہیں ہے بلکہ کافر بھی اگر زنا کا مرتکب ہو اور اس میں دوسری شرائط موجود ہوں تو اسے رجم کیا جائے گا جس طرح قتل میں اس پر قصاص اور چوری میں حد السرقة لاگو ہوتی ہے۔

لیکن احناف اور مالکیہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کو تورات کے حکم کے مطابق رجم کیا تھا جیسا کہ اس واقعہ سے ظاہر ہے اسلئے یہ حکم اب منسوخ ہے۔

احسان کے بارے میں فقہاء کی آرا کا جائزہ لینے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اگر کوئی عاقل بالغ مسلمان مرد کسی متبائع، پاگل یا کافر سے شادی کرے گا تو مباشرت کے باوجود محسن نہیں ہوگا۔ اس ضمن میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارکہ جو سنن اللہیقی اور سنن الدارقطنی میں نقل کیا گیا ہے کہ جب حضرت کعب بن مالکؓ نے ایک یہودی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو آپؐ نے فرمایا **دعها فانها لا تحصنك 17** ”اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ عورت تمہیں محسن نہیں

ہا سکتی۔“

حدود آرڈیننس میں احسان کی تعریف

حدود آرڈیننس حد الزنا کی دفعہ 2‘ ذیلی دفعہ 2‘ میں محسن مرد اور عورت کی علیحدہ علیحدہ تعریف اس طرح کی گئی ہے :

MUHSAN MEANS

(i) A muslim adult man who is not Insane and has had sexual intercourse with a muslim adult woman who, at the time he had sexual intercourse with her, was married to him and was not insane.

(ii) A muslim adult woman who is not insane and has had sexual intercourse with a muslim adult man who, at the time she had sexual intercourse with him was married to her and was not insane.

(ترجمہ) (i) محسن سے مراد ایک ایسا مسلمان عاقل بالغ مرد ہے جس نے ایک مسلمان عاقل بالغ عورت سے جماع کیا ہو اور اس جماع کے وقت وہ عورت اس کے نکاح میں ہو۔

(ii) ایک ایسی مسلمان عاقل بالغ عورت ہے جس نے ایک مسلمان عاقل بالغ مرد سے جماع کیا ہو اور اس جماع کے وقت وہ مرد اس کے نکاح میں ہو۔

اسمیں گویا کہ محسن مرد اور عورت کی تعریف علیحدہ علیحدہ بیان کی گئی ہے۔ لیکن شرائط عموماً وہی ہیں جو کہ احناف اور مالکیہ نے بیان کی ہیں۔ یعنی اسلام، عقل، بلوغ، نکاح صحیح مباشرت اور زوجین میں ان صفات کا موجود ہونا جبکہ آزادی کو شرط کے طور پر ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ عصر حاضر میں غلام اور لونڈی کا تصور موجود نہیں ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ رجم کیا ہے۔

رجم کی تعریف عربی زبان میں رجم سے مراد پتھر مارنا ہے اور ایک دوسرا معنی لعنت بھی ہے یہی وجہ ہے کہ شیطان کو رجم یعنی ملعون کہا گیا ہے 18۔ فقہاء کرام نے اس سے مراد پتھر مارنا ہی لیا ہے۔

18- لسان العرب / فصل الرأء / حرف المم / ج ۱۲ ص ۲۲۶

لیکن اگر ہم حد الزنا کی بات کریں تو رجم سے مراد زانی کو اس وقت تک پتھر مارنا ہے جب تک اسکی موت واقع نہیں ہو جاتی چنانچہ احناف کے نزدیک رجم محسن فی فضاء حتی یموت 19 ”محسن زانی کو کھلی جگہ پر پتھر مارے جائیں یہاں تک کہ وہ مر جائے“۔ اسی طرح شرح فتح القدیر اور الھدایۃ میں لکھا ہے :-

اذا وجب الحد وکان الزانی محضاً رجمه بالحجارة حتی یموت 20 ”جب حد واجب ہو جائے اور زانی محسن ہو تو اسے پتھر مارے جائیں یہاں تک کہ اسکی موت واقع ہو جائے۔“
مالکیہ کہتے ہیں کہ لا یقلع عنہ حتی یموت 21 ”اے اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک اسکی موت واقع نہ ہو جائے۔“ شافعیہ کے نزدیک حد المحسن رجلاً او امرأة الرجم الی موته بالا جماع 22 ”محسن زانی، چاہے مرد ہو یا عورت، کی حد بالا جماع پتھر مار مار کر مار دینا ہے۔ اسی طرح حنابلہ کہتے ہیں اذا زنی الحر المحسن فحدہ الرجم حتی یموت 23 ”جب آزاد اور محسن زنا کر لے تو اس کی حد رجم ہے یہاں تک کہ وہ مر جائے ان آراء سے ظاہر ہوتا ہے کہ فقہاء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ محسن زانی کی سزا رجم ہے اور اسے اس وقت تک پتھر مارے جائیں گے جب تک اس کی موت واقع نہیں ہو جاتی۔

رجم کا ثبوت جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ قرآن پاک میں رجم کا ذکر موجود نہیں ہے اور یہ حد نبی کریم ﷺ کی سنت قولیہ اور فعلیہ سے ثابت ہے۔ آپ کا ارشاد ہے : لا یحل دم امری مسلم

الا باحدى ثالث الکفر بعد الايمان والزنا بعد الاحسان والنفس بالنفس 24

ترجمہ مسلمان کا خون کرنا سوائے تین صورتوں کے جائز نہیں ہے اول یہ کہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے دوسرا یہ کہ محسن ہونے کے باوجود زنا کرے اور تیسرا یہ کہ کسی کو قتل کر دے۔

ایک دوسری حدیث مبارک میں ارشاد ہے :- خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لہن سبیلاً البکر بالبکر جلد مائة و تغریب عام و الشیب بالشیب جلد مائة و رجم بالحجارہ 25 (ترجمہ) مجھ سے سیکھ لو مجھ سے سیکھ لو اللہ تعالیٰ عورتوں کے لئے حکم فرماتا ہے

کہ اگر کنوارا شخص کنواری عورت سے زنا کرے تو ان کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو انہیں سو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیا جائے۔

اسی طرح کتب احادیث میں تین ایسے واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں نبی کریم ﷺ نے زانی کو سنگسار کرنے کا حکم دیا اور انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ ان میں سے ایک واقعہ حضرت مالک بن معز الاسلامی کا ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے زنا کے جرم کا اعتراف کیا اور انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ 26 دوسرا واقعہ بنو غامد کی ایک عورت کا ہے اس نے بھی نبی کریم ﷺ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور اسے بھی سنگسار کیا گیا۔ 27 تیسرا واقعہ قصہ العیسیٰ کے نام سے مشہور ہے جس میں ایک شخص نے اپنے مالک کی بیوی سے زنا کیا اس شخص کا والد نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام قصہ بیان کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا والذی نفسی بیدہ لا قضین بینکما بکتاب اللہ 28 ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں یقیناً تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ چنانچہ آپؐ نے فیصلہ فرمایا کہ اس شخص کے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کیلئے جلاوطن کیا جائے اور عورت اگر اپنے جرم کا اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دیا جائے چنانچہ اس عورت نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔

اسی ضمن میں حضرات محدثین نے حضرت ابن عباسؓ سے حضرت عمر بن خطابؓ کا ایک قول نقل فرمایا ہے جس کا ترجمہ اس طرح ہے ”حضرت عمرؓ نے خطبہ ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر قرآن پاک نازل فرمایا پس قرآن پاک میں آیہ الرجم الشیخ و الشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم موجود تھی ہم نے اسے پڑھا، یاد کیا، اور سمجھا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی زانی کو رجم کیا۔ اب مجھے یہ خوف ہے کہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ کوئی یہ نہ کہے کہ رجم کا حکم قرآن پاک میں موجود نہیں ہے اور وہ گمراہ ہو جائے ایک ایسے فریضہ کو چھوڑ دینے سے جسے اللہ نے نازل کیا ہے۔ پس رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں حق ہے ان مردوں

اور عورتوں پر جو محسن ہوں اور ان کا زنا کرنا شہوت سے، اعتراف سے یا حمل سے ثابت ہو جائے اور خدا کی قسم ہے اگر لوگ یہ نہ کہیں کہ عمر نے اپنی طرف سے قرآن میں اضافہ کیا ہے تو میں اسے قرآن میں لکھ دیتا۔ 29 ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شریعت اسلامی میں محض زانی کی سزا رجم ہے۔

حدود آرڈیننس میں زنا کی سزا حدود آرڈیننس میں حد الزنا کی دفعہ 5 ذیلی دفعہ 2 'ا' میں زنا اور دفعہ '6' ذیلی دفعہ '3' 'ا' میں زنا بالجبر کے جرائم میں محسن زانی کی سزا اس طرح بیان کی گئی ہے۔

" If he or she is a Muhsan, be stoned to death at a public place."
 "اگر زانی مرد یا عورت محسن ہو تو اسے کسی کھلی جگہ پر پتھر مار مار کر مار دیا جائیگا۔" یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ سزا میں Stoned to Death کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ اسے اس وقت تک پتھر مارے جائیں گے جب تک اس کی موت واقع نہیں ہو جاتی۔ لیکن اسی حد کی دفعہ 17 میں سزا کی تنقید کا طریقہ کار یوں بیان کیا گیا ہے۔

The Punishment of Stoning to death awarded under section 5 or section 6 shall executed in the following manner namely:-

Such of the witnesses who deposed against the convict as may be available shall start stoning him and, while stoning is being carried on, he may be shot dead whereupon stoning and shooting shall be stopped"

(ترجمہ) دفعہ 5 یا دفعہ 6 کے تحت دی گئی رجم کی سزا کو درج ذیل طریقہ مطابق نافذ کیا جائے گا۔ وہ گواہ جنہوں نے مجرم کے خلاف گواہی دی ہے یا ان میں سے جو بھی موجود ہوں۔ مجرم کو پتھر مارنا شروع کریں گے۔ اور جب پتھر مارے جا رہے ہوں تو مجرم کو گولی مار کر مارا جاسکتا ہے جس کے بعد پتھر مارنا اور گولی چلانا روک دیا جائے گا۔

اگر اس طریقہ کار پر غور کریں تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مجرم کو صرف نام کا سنگسار کیا جائے گا جبکہ درحقیقت اسکی موت گولی مارنے سے واقع ہوگی حالانکہ احادیث متواترہ اور فقہاء کی آراء کی

روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مجرم کی موت پتھر مارنے کی وجہ سے واقع ہونی چاہیے۔ فقہاء مالکیہ نے کیفیتہ الرجم کے ضمن میں لکھا ہے :- یحیط بہ الناس مطلقاً دون ان یحفروالہ وقد قیل انه یضرلہ حفیر حتی تغیب فیہ قد ماہ الی نصف ساقہ لئلا یفر ولا یقلع عنہ حتی یموت 30 ”لوگ اس (مجرم) کو گھیر لیں اور اسکے لئے گڑھا نہ کھودا جائے اور ایک دوسری رائے کے مطابق اس کے لئے اسقدر گڑھا کھودا جائے جس میں اسکے پاؤں نصف پنڈلی تک زمین میں دب جائیں تاکہ وہ بھاگ نہ سکے اور اسے اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک اس کی موت واقع نہ ہو جائے۔

بلکہ یہاں تک کہ فقہاء نے اس امر کو بھی بیان کیا ہے کہ پتھر کتنا بڑا ہونا چاہیے۔ حافیۃ الدسوقی میں ہے :- ان یکون الرجم بحجارة معتدلة بین الصغر والكبرای لا بحجارة عظام خشية التشوية ولا بحصيات صغار خشية تعذیب بل بقدر ما یحمل الرامی بلا كلفة لسرعة الاجهاز علیه ویخص بالرجم المواضع التي هی مقاتل من الظهر وغیره من السرة الی فوق ویتقی الوجهة والفرج۔ 31 ”رجم درمیانہ سائز کے پتھر سے ہونا چاہیے نہ بہت بڑے پتھر سے جس سے جسم مخ ہونے کا خطرہ ہو اور نہ بہت چھوٹے کنکروں سے جن سے زیادہ اذیت ہو بلکہ پتھر اتنا بڑا ہونا چاہیے جسے مارنے والا آسانی سے اٹھائے اور تیزی سے مارے رجم کے لئے پتھر پیٹھ پر اور سر مگاہ اور چہرے کو چا کر سامنے والے حصے پر ناف سے اوپر ایسی جگہوں پر مارے جائیں جن سے موت جلد واقع ہو۔“

تک حدود اللہ میں ابراہیم احمد الوقی لکھتے ہیں۔ ان یکون الرمی بحجارة متوسطة

الحجم ولا یقوم ای فعل آخر مقام الرجم کا لقتل بالسيف او الشنق 32 ”رجم درمیانہ سائز کے پتھر سے ہونا چاہیے اور دوسرا کوئی بھی طریقہ مثلاً تلوار سے قتل کرنا یا پھانسی پر لٹکانا رجم کا بدل نہیں ہو سکتا۔“ اس سے معلوم ہوا کہ فقہاء کے نزدیک کسی بھی دوسرے طریقہ سے مجرم کو قتل کرنا رجم کا بدل نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ایسا ممکن ہوتا تو نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں قتل کے دوسرے ذرائع موجود تھے لیکن آپ نے ان کو اختیار نہیں فرمایا۔ موجودہ

قانون سازی دراصل مغرب زدہ طبقہ کے پروپیگنڈہ کا اثر ہے جو اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ اور غیر انسانی قرار دیتا ہے۔ اس پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر ایسی قانون سازی کی گئی ہے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاش بھی نہ ٹوٹے۔ یہ درست ہے کہ شریعت اسلامی میں زنا کے لئے سخت ترین سزا تجویز کی گئی ہے لیکن اگر آپ اس کی وجوہات پر نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ سزا جرم کے عین مطابق ہے کیونکہ زنا ایک ایسا جرم ہے جو معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی پھیلانے کیساتھ ساتھ معاشرتی بگاڑ کا باعث بھی بنتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔

ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشه 33 ”اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ بے شک یہ کھلی ہوئی برائی ہے۔“

یہی جرم انسانوں کے قتل کا باعث بنتا ہے اور کئی خاندانوں کو تباہ کر دیتا ہے اس جرم کے معاشرے پر مجموعی اثرات کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ عائلی زندگی کا تحفظ، نسل انسانی کی بقاء اور معاشرے میں امن و امان کا قیام ایسی سخت سزا کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :- ولا تاخذبہما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تو منون باللہ والیوم الآخر 34 ”زانی اور زانیہ کے ساتھ ہرگز نرمی اختیار نہ کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو۔“

اب ایک طرف تو اللہ کا حکم ہے اور دوسری طرف مغربی پروپیگنڈہ سے متاثر نام نہاد دانشور اور انسانی حقوق کے علمبردار جو نہ صرف جمہلیہ تمام اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ اور غیر انسانی قرار دیتے ہیں۔ ان لوگوں کو اسلامی سزاؤں میں تو وحشیانہ پن نظر آتا ہے لیکن انہوں نے دانستہ طور پر مغربی معاشرے کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ یورپ اور امریکہ میں ہم جنس پرستی کو باقاعدہ طور پر قانونی حیثیت حاصل ہے اور دوسرا قانونی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ جنسی تعلق قائم رکھ سکتے ہیں۔ اس طرح کے جنسی روابط کی مثال تو جانوروں میں بھی نہیں ملتی لیکن ان دانشوروں کو کبھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ کم از کم یہی کہہ دیں کہ انسانیت کی تذلیل ہے اور انسانیت کے خلاف ہے۔

برعکس وہ تو یورپی معاشرے کو اپنے لئے نمونہ سمجھتے ہیں۔

مغربی معاشرے میں مرد اور عورت کے جنسی تعلقات کی بنیاد محض فریقین کی باہمی رضا مندی ہے جس کا اثر یہ ہے کہ اس بے راہ روی کے نتیجے میں ہر سال بن باپ کے بچوں کی شرح پیدائش میں متواتر اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور نوبت اب یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مڈل سکول کے بچوں اور بچیوں کو مانع حمل ادویات کے استعمال کی ترغیب اور مانع حمل کے طریقے استعمال کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

جو لوگ زنا کی سخت سزا پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا اعتراض عملی طور پر صرف ان کی زبان کی حد تک ہے انکے اعمال اور ان کے دل ان کی زبان کا ساتھ نہیں دیتے اگر ان ہی لوگوں میں سے کوئی اپنی بہن، بیٹی یا بیوی کو کسی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھ لے تو فوراً دونوں کو قتل کرنے میں ذرا بھی تاثر نہ کرے اور یہی بات قانون بھی ایک عام سے توقع کرتا ہے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان دفعہ 300 میں قتل عمد کے جرم سے استثناءات بیان کی گئی ہیں اس میں پہلی استثناء ہی اسی بارے میں ہے کہ اگر کوئی آدمی فوری اور سخت اشتعال (Grave and Provo-cation) کے عالم میں کسی کو جان سے مار دے تو یہ قتل عمد (Murder) نہیں ہوگا۔ اور کسی باغیرت انسان کے لئے اس سے زیادہ اشتعال دلانے والا امر اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ کسی کو اپنی کسی قریبی عزیزہ سے زنا کا ارتکاب کرتے ہوئے پائے۔

جو لوگ اس سزا کو وحشیانہ اور غیر انسانی کہتے ہیں انہوں نے شاید انسانی رویوں کا مشاہدہ نہیں کیا یا وہ جان بوجھ کر انجان بنتے ہیں۔ اگر ہم معاشرے میں ہونے والی تمام قتل و غارتگری کا جائزہ لیں تو یہ افسوسناک صورتحال سامنے آتی ہے کہ نصف سے زیادہ ہونے والے قتلوں کے پیچھے عورت اور مرد کے ناجائز مراسم کا فرما ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ قتل بھی اتنے سفاکانہ طریقے سے ہوتے ہیں کہ عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کہیں پر کسی کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کوڑے کے ڈھیر یا غلاظت کے گٹر میں دبا دیئے جاتے ہیں تو کہیں پر قتل کرنے کے بعد لاش کے ٹکڑے ٹکڑے صابن بنانے کی بھٹی میں ڈال کر گلا دیئے جاتے ہیں اور ہڈیوں تک کو جلا دیا

جاتا ہے اور کہیں پر اسے بے پناہ اذیتیں دے کر قتل کیا جاتا ہے غرضیکہ اپنے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے ایسے ایسے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں کہ رجم کی سزا کے مقابلے میں کم نظر آتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کے بعد دشمنی کا ایک ایسا سلسلہ چل نکلتا ہے جو کئی نسلوں تک انسانی زندگیوں کو نگھٹا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ایک ایسی سخت سزا تجویز کی ہے جو نہ صرف جرم کی نوعیت کے عین مطابق ہے بلکہ انسانوں کے انتقامی جذبات کو بھی ٹھنڈا کرتی ہے اور دوسرے لوگ بھی اس سزا کے خوف سے ایسے جرم کے ارتکاب سے باز رہتے ہیں۔

دوسری طرف اگر ہم دنیاوی قوانین کا جائزہ لیں تو بہت سارے ایسے جرائم ہیں جنکی سزا موت مقرر کی گئی ہے مثلاً بغاوت، قتل، ہائی جیکنگ وغیرہ اور مختلف ممالک میں سزائے موت پر عمل درآمد کر نیچے مختلف طریقے رائج ہیں کہیں مجرم کو پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے تو کہیں اسے گولی مار دی جاتی ہے کہیں تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا جاتا ہے تو کہیں ججلی کی کرسی پر بٹھا کر اسے موت کے گھاٹ اتارا جاتا ہے کہیں زہریلی گیس یا انجکشن کے ذریعے اسے موت کی نیند سلا دیا جاتا ہے اب ان میں سے وہ کون سا طریقہ ہے جس سے مجرم کو اذیت نہیں پہنچتی۔ آدھ آدھ گھنٹے تک مجرم پھانسی کے پھندے پر تڑپتے رہتے ہیں۔ ججلی کی کرسی اور گیس چیمبر میں وہ کتنی دیر تک اذیت کا شکار رہتے ہیں لیکن ان تمام طریقوں میں ان دانشوروں کو کوئی اذیت اور غیر انسانی پہلو نظر نہیں آتا۔ ان تمام سزائوں، انکی حکمت اور مقاصد کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ سزا یا موت کا تصور نہیں جو انسانوں کو جرائم کے ارتکاب سے رکھتا ہے بلکہ یہ وہ اذیت اور رسوائی ہے جو اس سزاء میں پوشیدہ ہے اور ارتکاب جرم کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ یہ اذیت تمام سزائوں میں موجود ہے فرق صرف اسکی شدت کا ہے معمولی جرائم میں سزا کی اذیت کم اور بڑے جرائم میں اسکی اذیت زیادہ ہوتی ہے اگر اذیت کو سزا سے علیحدہ کر دیا جائے تو پھر سزا کی حقیقت کچھ بھی نہیں رہتی۔

اللہ رب العزت ارحم الراحمین ہیں اور کوئی انسان اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ بعدوں پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ رحم کرنے والا ہے یہی وجہ ہے کہ احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسا حاکم اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیا جائے گا جس نے حد کی سزا میں صرف

ایک کوڑا جان بوجھ کر کم کر دیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ جواب دے گا اے اللہ تیرے بندوں پر رحم کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا ہے پھر حکم ہو گا کہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ ان حقائق کو مد نظر رکھتے مناسب یہ ہے کہ جو بھی قانون سازی کی جائے اس میں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو دنیاوی مفادات پر فوقیت دی جائے اور ملک میں جو قوانین اسلام کے نام پر بنائے گئے ہیں مغربی پروپیگنڈہ سے متاثر ہوئے بغیر ان میں ایسی ترامیم کی جائیں جو قرآن اور سنت کی روح کے عین مطابق ہوں۔

﴿حواشی﴾

- 1- النور۔ ۲
- 2- صحیح مسلم / کتاب الحدود / باب حد الزانی / ج ۲ ص ۱۳۳۶، سنن ابی داؤد / کتاب الحدود / باب فی الرحم / ج ۴ ص ۵۰، سنن ابن ماجہ / کتاب الحدود / باب حد الزانی / ج ۲ ص ۸۵۲
- 3- فتح القدیر للعاجز الفقیر ج ۵ ص ۷۲ بدائع الصنائع ج ۷ ص ۳۹
- 4- المغنی ج ۸ ص ۱۶۸، مغنی المحتاج ج ۴ ص ۱۳۸ 5- حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ج ۴ ص ۳۱۹
- 6- لسان العرب / فصل الحاء / صرف النون / ج ۱۳ ص ۱۱۹
- 7- النساء ۲۵ 8- النساء ۲۴ 9- النور ۵
- 10- بدائع الصنائع ج ۷ ص ۷۳، الھدایہ ج ۱ ص ۹۶، البوط ج ۹ ص ۳۹، شرح فتح القدیر ج ۵ ص ۲۲
- 11- حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ج ۴ ص ۳۲۰، الخراشی علی مختصر سیدی خلیل ج ۸ ص ۳۳۶۔
- کتاب الکافی فی فقہ اہل المدینہ ج ۲ ص ۱۰۶۸، ہدایہ المجتہد ج ۲ ص ۳۳۶
- 12- نفس المراجع
- 13- المہذب ج ۲ ص ۲۶۶، المغنی ج ۸ ص ۱۵۷، الانصاف ج ۱۰ ص ۱۷۱
- 14- الانصاف ج ۱۰ ص ۱۷۱، کتاب الکافی ج ۲ ص ۱۰۶۸
- 15- سنن الحمیقی / کتاب الحدود / باب من قال من اشرک باللہ فلیس بمحصن / ج ۵ ص ۲۱۶۔
- سنن الدار قطنی / کتاب الحدود / ج ۳ ص ۱۳۳
- 16- صحیح البخاری / کتاب المناقب / باب قول اللہیر فوند کما یر فون انباء ہم / ج ۴ ص ۱۸۴
- صحیح المسلم / کتاب الحدود / باب رجم الیہود / ج ۲ ص ۱۳۲۶۔

- سنن ابوداؤد / کتاب الحدود / باب فی رجم یهودین / ج ۴ ص ۵۹۳
- جامع الترمذی / کتاب الحدود / باب ماجاء فی رجم اهل الکتاب / ج ۴ ص ۴۳
- سنن ابن ماجه / کتاب الحدود / باب رجم المصودی والمجودی / ج ۲ ص ۸۵۳
- 17- السنن الکبری للبیہقی ج ۸ ص ۲۱۶ 18 سنن الدارقطنی ج ۳ ص ۱۳۸
- 19- حاشیہ ابن عابدین ج ۴ ص ۱۰ ، البحر الرائق ج ۵ ص ۸
- 20- الهدایہ ج ۱ ص ۹۶ ، شرح فتح القدیر ج ۵ ص ۱۳
- 21- کتاب الکافی فی فقہ اهل المدینہ ج ۲ ص ۱۰۷۰
- 22- مغنی المحتاج ج ۴ ص ۴۰ ، نہایہ المحتاج ج ۷ ص ۴۰۶
- 23- الغنی ج ۸ ص ۱۵۳ الاثنا عشر ج ۱۰ ص ۱۷۰
- 24- صحیح البخاری / کتاب الديات / باب قول الله ان النفس بالنفس / ج ۸ ص ۳۸ -
- صحیح مسلم / کتاب القسامۃ / باب ما یباح بہ دم مسلم / ج ۲ ص ۱۳۰۲ -
- سنن ابوداؤد / کتاب الحدود / باب الحكم فیمن ارتد / ج ۴ ص ۵۲۲ -
- سنن ابن ماجه / کتاب الحدود / باب لاسحل دم امری مسلم / ج ۲ ص ۸۴۷ -
- سنن الترمذی / کتاب تحریم الادم / باب ذکر ما سئل بہ دم المسلم / ج ۷ ص ۹۰ -
- مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۸۲
- 25- صحیح مسلم / کتاب الحدود / باب حد الزنا / ج ۲ ص ۱۳۱۶ -
- سنن ابوداؤد / کتاب الحدود / باب فی الرجم / ج ۴ ص ۷۷۰
- سنن ابن ماجه / کتاب الحدود / باب حد الزنا / ج ۲ ص ۸۰۲
- 26- صحیح البخاری / کتاب الحدود / باب الرجم بالمصلی / ج ۸ ص ۲۲ -
- صحیح مسلم / کتاب الحدود / باب من اعترف علی نفسه بالزنا / ج ۲ ص ۱۳۲۱
- سنن ابوداؤد / کتاب الحدود / باب رجم مالک بن معمر / ج ۴ ص ۷۷۳
- الموطا / باب ماجاء فی الرجم / ج ۲ ص ۸۲۰ 27- نفس المراجع 28- نفس المراجع
- 29- صحیح البخاری / کتاب الحدود / باب رجم الحلی من الزنا اذا احت / ج ۸ ص ۲۵ -
- صحیح مسلم / کتاب الحدود / باب رجم الشیب فی الزنا / ج ۳ ص ۱۳۱۷ -
- سنن ابوداؤد / کتاب الحدود / باب ماجاء فی محقق الرجم / ج ۴ ص ۳۸
- 30- کتاب الکافی ج ۲ ص ۱۰۷۰ 31- حاشیہ الدسوقي علی الشرح الکبیر ج ۴ ص ۳۲۰
- 32- تلمک حدود اللہ ص ۷۳ 33- الاسرار 3۲ 34- النور ۲